﴿نقشِ قدم نبی ﷺ کے ہیں جنّت کے راستے﴾

﴿اللہ جل جلالہ سے ملاتے ہیں سُنّت کے راستے﴾

کونڈوں کی حقیقت

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ ۲۲ رجب کو بعض جگہ کونڈا کرنے کا بڑا رواج ہے۔ اس میں جو رسمیں کی جاتی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ کونڈے کی اصلیت کیا ہے؟ کیا مسلمانانِ اہلِ سنت کو یہ رسم کرنی چاہیے؟ کہ شریعت کے موافق اس رسم کی اصلیت تفصیل سے بیان فرما کر مسلمانانِ اہلِ سنت والجماعت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ **بینوا وتو اجروا۔**

(المستفتی: محمد حمید اللہ)

الجواب وَاللہ الموَافق للصوابُ

کونڈوں کی مروّجہ رسم مذہب اہلِ سنت والجماعت میں محض بے اصل، خلافِ شرع اور بدعت ممنوعہ ہے۔ اور ایک خاص بات اس رسم میں یہ بھی ہے کہ یہ مخالفین ومعاندین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایجاد ہے کیونکہ بائیسویں رجب نہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخِ پیدائش ہے اور نہ تاریخ وفات۔ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ۸ رمضان ۸۰ھ یا ۸۳ھ میں ہوئی اور وفات شوال ۱۴۸ھ میں ہوئی، پھر بائیسویں کی تخصیص کیا ہے؟ اور اس تاریخ کو حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے کیا خاص مناسبت ہے۔ ہاں بائیسویں رجب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تاریخ وفات ہے۔ (دیکھو: ''تاریخ طبری ذکر وفاتِ معاویہ رضی اللہ عنہ'') اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس رسم کو محض پردہ پوشی کے لیے حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ ورنہ درحقیقت یہ تقریب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ جس وقت یہ رسم ایجاد ہوئی اہلِ سنت والجماعت کا غلبہ تھا، اس لیے یہ اہتمام کیا گیا کہ شیرینی بطور حصہ علانیہ تقسیم نہ کی جائے تا کہ راز فاش نہ ہو بلکہ دُشمنانِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خاموشی کے ساتھ ایک دوسرے کے یہاں جا کر اسی جگہ یہ شیرینی کھالیں، جہاں اس کو رکھا گیا ہے اور اس طرح اپنی خوشی ومسرت ایک دوسرے پر ظاہر کریں۔ جب کچھ اس کا چرچا ہوا، تو اس کو حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے یہ تہمت امام موصوف پر لگائی کہ انہوں نے خود اس تاریخ میں اپنی فاتحہ کا حکم دیا ہے حالانکہ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں لہٰذا برادرانِ اہلِ سنت کو اس رسم سے دُور رہنا چاہیے۔ نہ کہ خود اس رسم کو بجالائیں اور نہ اس میں شرکت کریں۔ فقط **(واللہُ اَعلَمُ بِالصَّوابُ)**

(مولانا حافظ قاری) محمد صدیق دارالمبلغین لکھنؤ ۷ رجب ۱۳۷۸ ہجری

کونڈوں کی رسم قرآن پاک، حدیث شریف اور فقہ حنفی سے ثابت نہیں۔ حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، اہلِ بیت، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم ودیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک اس رسم کو شریعت اور دین سے کوئی تعلق نہیں۔ جو چیز دین میں نہ ہو اس کو دین قرار دینا سخت قسم کی بد دینی ہے۔ مسلمانوں کو اس کا ترک کرنا ضروری ہے۔

مَنْ اَحْدَثَ فِیْ دِیْنِنَا ھٰذَا مَالَیْسَ مِنْہُ فَھُوَرَدٌّ (بخاری شریف)

حررہ (حضرت مولانا مفتی) محمود عفی عنہٗ، مدرسہ جامع العلوم کانپور

شائع کردہ: بشارت علی نائب ناظم مجلس دعوۃ الحق۔ ہردوئی
ناشر: خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، کراچی